داغِ سجدہ

کی

شرعی حیثیت

امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مسلم کتابوی لاہور

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com

داغِ سجدہ
کی
شرعی حیثیت

○

امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○

مسلم کتابوی لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

کتاب ـــــــ داغِ سجدہ کی شرعی حیثیت

ماخوذ از ـــــــ اَلسِّنِیَّۃُ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ (۱۳۳۶ھ)

مصنف ـــــــ امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

طبع اوّل ـــــــ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
مئی ۱۹۹۷ء

طابع ـــــــ علی اعجاز پرنٹرز لاہور

صفحات ـــــــ ۱۶

خوشنویس ـــــــ اعجاز کتابت راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور

قیمت ـــــــ چھ روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور نمبر ۵۴۰۰۰

Marfat.com

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اِستفتاء

بعض نمازیوں کو سبب کثرت نماز کے ناک یا پیشانی پر جو سیاہ داغ ہو جاتا ہے۔ اس سے نمازی کو قبر میں اور حشر میں خداوند کریم جلّ جلالہٗ کی پاک رحمت کا حصہ ملتا ہے یا نہیں اور زید کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے، یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب

اللہ عزّ وجلّ صحابہ کرام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کی تعریف میں فرماتا ہے۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ¹ ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے۔

سجدے کے اثر سے صحابہ وتابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں،

اوّل : وہ نور کہ روزِ قیامت ان کے چہروں پر برکتِ سجدہ سے ہوگا یہ حضرات عبداللہ بن مسعود وامام حسن بصری وعطیہ عونی وخالد حنفی ومقاتل بن حیان سے ہے

دوم : خشوع وخضوع وروشِ نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا میں ہی بے تصنّع ظاہر ہوتے ہیں، یہ حضرت عبداللہ بن عباس وامام مجاہد سے ہے۔

سوم : چہرے کی زردی کہ قیام اللیل وشب بیداری میں پیدا ہوتی ہے یہ امام حسن بصری وضحاک وعکرمہ وشمر بن عطیہ سے ہے۔

چہارم : وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے یہ امام سعید بن جبیر وعکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اَقْوٰی ² وَ اَقْدَم ³ ہیں کہ دونوں خود حضور سیدِ عالم کی حدیث سے مروی ہیں اور سب سے قوی اور مقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

¹ پارہ ۲۶ آیت ۲۹ الفتح

² اقویٰ، سب سے قوی ³ سب سے اوّل۔

Marfat.com

وسلم کے ارشاد سے بسندِ حسن ثابت ہے رواہ الطبرانی [1]

فی معجمیہ الاوسط والصغیر وابن مردویۃ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہٖ عزّوجل سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود قال النور یوم القیمۃ

ولہٰذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا

اقول سوم میں قدرے ضعف ہے کہ وہ اثرِ بیداری ہے نہ اثرِ سجود وہاں بیداری بغرضِ سجود ہے اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے کہ وضو کا اثر سجود نہیں اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے یہ سیماو نشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی ۔ اُمید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہرحال یہ سیاہ دھبہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرت سجود سے پڑتا ہے ۔ تفاسیر ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ بن عباس وسائب بن یزید و مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کا انکار ماثور ۔

تفسیر ماثورہ میں عدم ثبوت ہی نہیں بلکہ آثارِ صحابہ میں اس کے خلاف روایات موجود ہیں

روایت نمبر ۱ : طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے ۔ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا ۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرے پر سجدہ کا داغ تھا ۔ سائب رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] ترجمہ : کہ طبرانی نے معجم اوسط اور ابن مردویہ نے اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نشان سجود کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے چہروں کا نور مراد ہے ۱۲

Marfat.com

عنہ نے فرمایا۔

لقد افسد هذا وجهه اما والله ماهی السیما التی سمی الله ولقد صلیت علی جبهتی منذ ثمانین سنة ما اثر السجود بین عینیّ

بے شک اِس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا سُنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ میں اسی برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہ ہوا۔

روایت نمبر ۲: سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن نصر و ابن جریر نے مجاهد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے۔

حدثنا ابن حمید ثنا جریر عن منصور عن مجاهد فی قوله تعالیٰ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ قال هو الخشوع فقلت هو اثر السجود فقال انه یکون بین عینیه مثل رکبة العنز وهو کما شاء الله

یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں، امام مجاہد نے فرمایا اِس نشانی سے خشوع مُراد ہے میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے پڑتا ہے فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا اور باطن میں ویسا ہے جیسی اس کیلئے خدا کی مشیّت ہوئی یعنی یہ دھبّہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے۔

روایت نمبر ۳: ابن جریر نے بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا۔

اما انه لیس بالذی ترون ولکنه سیما الاسلام وسجیته وسمته وخشوعه

خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ یہ اِسلام کا نُور، اِس کی خصلت، اس کی رَوِش، اِس کا خشوع ہے۔

Marfat.com

روایت نمبر۴: بلکہ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات سلیمانیہ میں ہے۔

قال البقاعی ولا یظن ان من السیما ما یصنعه بعض المرائین من اثر هیأة سجود فی جبهته فان ذالک من سیما الخوارج وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال الا لابغض الرجل واکرهه اذا رأیت بین عینیه اثر السجود

یعنی یہ نشانِ سجدہ جو بعض ریا کار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابنِ عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن و مکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدے کا اثر دیکھتا ہوں۔

اقول: اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرضِ ثبوت وہ اس پہ محمول جو دکھاوے کے لیے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ چھڑائے کہ لوگ جانیں یہ ساجدین سے ہے اور وہ اِنکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع ورنہ کثرتِ سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا، نہ اس کی اس میں کوئی نیتِ فاسدہ ہے تو اس پر انکار کرنا متصور اور مذمّت ناممکن بلکہ وہ من جانبِ اللہ اس کے عملِ حسن کا نشان اس کے چہرے پر ہے تو زیرِ آیت کریمہ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ داخل ہو سکتا ہے کہ جو معنیٰ فِی نَفْسِہٖ صحیح ہو اور اس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانیٔ آیاتِ قرآنیہ سے قرار دے سکتے

Marfat.com

ہیں کما صرح بہ الامام حجۃ الاسلام وعلیہ درج عامۃ المفسرین الاعلام ۔ اب یہ نشان اسی محمود و مسعود نشانی میں داخل ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں اس کی گنجائش ہے۔

لاجرم : تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا۔

تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا۔

کشاف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا۔

بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا اور اس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیشانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔

مفاتیح الغیب میں ہے قولہ تعالیٰ سیماھم فیہ وجھان احدھما ان ذلک یوم القیمۃ وثانیھما ان ذلک فی الدنیا وفیہ وجھان احدھما ان المراد ما یظھر فی الجباہ بسبب کثرۃ السجود الخ

انوار التنزیل میں ہے یرید السمۃ التی تحدث فی جباھھم من کثرۃ السجود۔

غرائب القرآن میں ہے یجوز ان تکون العلامۃ امرا محسوسا وکان کل من علی بن الحسین زین العابدین وعلی بن عبداللہ

ف۱ خلاصہ یہ ہے کہ مفاتیح الغیب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "سیماھم" میں دو وجوہ ہیں ایک یہ کہ یہ نشانی قیامت کے دن سے متعلق ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا سے متعلق ہے اور اس دوسری وجہ میں پھر مزید دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ "سیما" سے مراد وہ نشان ہے جو کثرتِ سجود کی وجہ سے پیشانیوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

ف۲ وہ [illegible] مراد ہے جو ان کی پیشانیوں میں کثرتِ سجدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲۔

بن عباس یقال لہ ذوالثفنات لان کثرۃ سجودھما احدثت فی مواضع السجود فیھما اشباہ ثفنات البعیر والذی جاء فی الحدیث لاتعلبوا صورکم ای لاتخذ شرھا وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ رأی رجلا اثر فی وجھہ السجود فقال ان صورتک انفک وجھک فلا تعلب وجھک ولا تشن صورتک محمول علی التعمد ریاءً وسمعۃً ویجوز ان یکون امرا معنویا من البھاء والنور[1]

کشاف میں ہے المراد بھا السمۃ التی تحدث فی جبھۃ السجاد من کثرۃ السجود وقولہ تعالیٰ "من اثر السجود" یفسرھا ای من التاثیر الذی یؤثرہ السجود وکان کل من العلیین علی بن الحسین زین العابدین وعلی بن عبد اللہ بن عباس ابی الاملاک یقال لہ ذوالثفنات لان کثرۃ سجود ھما احدثت فی مواقعہ منھما اشبا لاثفنات البعیر[2]

---

[1] ترجمہ یہ جو علامت سجدہ کہ آیت میں ذکر فرمانی جائز ہے کہ امر محسوس ہو۔ امام علی بن حسین زین العابدین وحضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں کو گھٹے والا کہا جاتا کہ کثرتِ سجدہ سے دونوں صاحبوں کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور وہ جو حدیث میں آیا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے چہرے (یعنی ناک) پر سجدے کا نشان ہو گیا تھا، اس سے فرمایا: تیرے ناک اور منہ تیری صورت ہیں تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت عیبی نہ بناؤ۔ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ دیکھاوے کیلئے قصداً گھٹے ڈالے اور جائز ہے کہ وہ علامت امر معنوی ہو یعنی صفا و نورانیت ۱۲

[2] ترجمہ: اس نشانی سے وہ داغ مراد ہے کہ کثیر السجدہ شخص کو پیشانی میں کثرتِ سجود سے پیدا ہوتا ہے اور وہ
(بقیہ آگے)

Marfat.com
Marfat.com

وکذا عن سعید بن جبیر ھی السمۃ فی الوجہ فان قلت فقد جاء عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقلبوا صورکم وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ رأی رجلا قد اثر فی وجہہ السجود فقال ان صورۃ وجھک انفک فلا تعلب وجھک ولا تشن صورتک قلت ذٰلک اذا اعتمد بِجَبْهَتِهٖ علی الارض لتحدث فیہ تلک السمۃ وذٰلک ریاء ونفاق یستعاذ باللہ منہ ونحن فیما حدث فی جبھۃ السجاد الذی لایسجد الا خالصا لوجہ اللہ تعالیٰ وعن بعض

حاشیہ بقیہ

جو فرمایا کہ سجدے کے اثر سے یا اس مراد کو واضح کرتا ہے یعنی اس تاثیر سے جو سجدے سے پیدا ہوتی ہے اور دونوں علی، امام علی بن حسین زین العابدین وحضرت علی بن عبد اللہ بن عباس پدر خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھٹے والے کہلاتے کہ کثرتِ سجود سے ان کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور یوں ہی امام سعید بن جبیر سے اس کی تفسیر مروی ہے کہ وہ چہرہ پر نشان ہے۔ اب اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث تو یہ آئی ہے کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرہ پر داغِ سجدہ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے چہرے کی سوبھا تیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت نہ بگاڑ میں کہوں گا یہ اس کے بارے میں ہے جو زمین پر پیشانی زور سے گھسے تاکہ یہ داغ پیدا ہو جائے یہ ریا و نفاق ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی جاتی ہے اور ہمارا کلام اس نشان میں ہے جو اس کثیر السجود کے چہرے میں خود پیدا ہوتا ہے جو خالص اللہ عزوجل ہی کے لیے سجدہ کرتا ہے اور بعض سلف نے کہا ہم نماز پڑھتے تو ہمارے ہاتھوں پر کچھ نشان نہ ہوتا اور اب ہم دیکھتے کہ کسی نمازی کے ماتھے پر اونٹ کا سا گھٹا ہے معلوم نہیں کہ اب سر زیادہ بھاری ہو گئے ہیں یا زمین زیادہ کرّی ہو گئی۔ یہ بھی انہوں نے اسی کو کہا جو براہِ نفاق یہ گھٹا قصداً ڈالے ۱۲

المتقدمین کنا نصلی فلا یری بین اعیننا شیئ ونری احدنا الان یصلی فیری بین عینیه رکبة البعیر تما ندری اثقلت الاروس ام خشنت الارض وانما اراد بذلک من تعمد ذلک للنفاق

تفسیر علامہ ابوالسعود آفندی میں ہے[۱] (سِیْمَاهُمْ) ای سمتهم (فِيْ وُجُوْهِهِمْ) ای فی جباهم (مِنْ اَثَرِ السُّجُوْد) ای من التاثیر الذی یوثره کثرة السجود وما روی من قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تعلبوا صورکم ای لا تسموها انما هو فیما اذا اعتمد بجبهته علی الارض لیحدث فیها تلک السمة وذلک محض ریاء ونفاق والکلام فیما حدث فی جبهة السجاد الذی لایسجد الا خالصا لوجه الله عزوجل وکان الامام زین العابدین وعلی بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم یقال لهاذو الثفنات لما احدثت کثرة سجودهما فی مواقعه منهما اشباه ثفنات البعیر قال قائلهم

دیار علی والحسین وجعفر وحمزة السجاد ذی الثفنات

نہایہ و مجمع البحار میں ہے فی حدیث[۲] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه رأی رجلا بانفه اثر السجود فقال

---

[۱] اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو عبارت کشاف کا ہے۔

[۲] ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی ناک پر سجدہ کا داغ دیکھا فرمایا اپنی صورت داغی نہ کر یعنی سجدے میں ناک پر اتنا زور نہ دے کہ داغ پڑ جائے

Marfat.com

لا تعلب صورتك یقال علیہ اذا وسمہ المعنی لا تؤثر فیھا بشدۃ اتکائك علی انفك فی السجود

ناظر عین الغریبین و مجمع بحار الانوار میں ہے ای لا تشینن صورتك بشدۃ اتحائك علی انفك۔

بالجملہ! زید کا قول[2] باطل محض ہے اور امام زین العابدین و حضرت علی بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مبارک چہروں پر یہ نشان ہونا اس کے قول کو اور بھی مردود کر رہا ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک آیت کریمہ میں یہ مراد ہونا جس سے ظاہر کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بھی یہ نشان تھا اور یہ کہ اللہ عزوجل نے اس کی تعریف فرمائی اب تو قولِ زید کی شناخت کی کوئی حد نہ رکھے گا۔

تحقیقِ حکم

اقول اور اس بارے میں تحقیقِ حکم یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے قصدًا یہ نشان پیدا کرنا حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اور وہ نشان معاذ اللہ اس کے استحقاقِ جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے۔

---

[1] ترجمہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے یہ معنی ہیں کہ ناک پر بشدّت زور ڈال کر اپنی صورت نہ بگاڑ ۱۲

[2] زید کا یہ قول کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اور اگر یہ نشان کثرتِ سجود سے خود پڑگیا تو وہ سجدے اگر ریائی تھے تو غافل جہنمی اور یہ نشان اگرچہ خود جرم نہیں مگر جرم سے پیدا ہوا لہٰذا اسی ناریت کی نشانی،

اور اگر وہ سجدے خالصًا لِوَجْہِ اللہ تھے مگر یہ اس نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابد ساجد جانیں گے تو اب ریا آگیا اور یہ نشان اس کے حق میں مذموم ہوگیا،

اور اگر اسے اس کی طرف کچھ التفات نہیں تو یہ نشان نشانِ محمود ہے اور ایک جماعت کے نزدیک آیۂ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ اُمید ہے کہ قبر میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روزِ قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نُورانی ہو جبکہ عقیدہ مُطابق اہلِ سُنّت و جماعت صحیح و حقّانی ہو ورنہ بددین گمراہ کی کسی عبادت پر نظر نہیں ہوتی ہے جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یہی وہ دھبّا ہے جسے خارجیوں کی علامت کہا گیا۔ بالجملہ بدمذہب کا دھبّا مذموم اور سُنّی میں دونوں احتمال ہیں ریاء ہو تو مذموم ورنہ محمود اور سُنّی پر ریا کی تہمت تراشنا اس سے زیادہ مذموم و مردود کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی بات جھوٹی نہیں قالہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ أعْلَمُ

Marfat.com

نامِ اقدس سن کر

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

مسلم کتابوی لاہور

Marfat.com

رضا کو ٹریبیوٹ

پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج
استاد شعبۂ معارفِ اسلامیہ یونیورسٹی آف کراچی

مُسلم کتابوی لاہور

Marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول
علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

میاں بیوی — اسلام کی روشنی میں
مجموعہ مقالات مقتدر علماء کرام

فرائد النور
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

حضور کی نماز
مولانا نور المصطفیٰ رضوی

اسلامی کہانیاں
مولانا احسن القادری

فیصلہ ہفت مسئلہ
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

انوارِ فضائل قرآن
علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری

حضرت امیر خسرو کی بیٹی کے نام نصیحت
ڈاکٹر محمد شجاع منعمی

امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں
مفتی سید شاہد علی قادری

جدید بینکاری اور اسلام
مفتی محمد نظام الدین رضوی

سائنس اُمتِ مسلمہ کی گمشدہ میراث
ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

مزارات پر گنبد
مجموعہ تحقیقات اکابر علماء اہلسنت

آداب الاخیار
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

ریاض نعیم
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

حدائق بخشش
مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری

مقالاتِ کنز الایمان
مجموعہ مقالات جید علماء کرام

الارشاد الی مباحث المیلاد
علامہ محمد عالم آسی امرتسری

سنت کی آئینی حیثیت
علامہ بدر القادری

اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون ۷۲۲۵۰۴۵

Marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

عمدة الاصول فی حدیث الرسول
علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

میاں بیوی — اسلام کی روشنی میں
مجموعہ مقالات مقتدر علماء کرام

فوائد النور
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

حضور کی نماز
مولانا نور المصطفیٰ رضوی

اسلامی کہانیاں
مولانا احسن القادری

فیصلہ ہفت مسئلہ
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

انوارِ فضائل قرآن
علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری

حضرت امیر خسرو کی بیٹی کے نام نصیحت
ڈاکٹر محمد شجاع منعمی

امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں
مفتی سید شاہد علی قادری

جدید بینکاری اور اسلام
مفتی محمد نظام الدین رضوی

سائنس اُمتِ مسلمہ کی گمشدہ میراث
ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

مزارات پر گنبد
مجموعہ تحقیقات اکابر علماء اہلسنت

آداب الاخیار
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

ریاضِ نعیم
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

حدائق بخشش
مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری

مقالاتِ کنز الایمان
مجموعہ مقالات جید علماء کرام

الارشاد الی مباحث المیلاد
علامہ محمد عالم آسی امرتسری

سنت کی آئینی حیثیت
علامہ بدر القادری

اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

مسلم کتابوی
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون ۷۲۲۵۰۴۵

Marfat.com